لیلۃ القدر اور ماہ رمضان

عظمت و برکت اور رحمت وسعادت کے لیل ونہار

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی مجتہد صاحب طاب ثراہ

روزہ اگر کسی کے دل اور ضمیر کی تطہیر نہ کر سکے تو وہ حقیقی روزہ نہیں ہے۔ یعنی وہ روزہ کی صرف ایک صورت اور شکل ہے جس میں وہ روح نہ ہو جو اس کی اصلی غرض ہے۔ قرآن حکیم نے اسی لئے جہاں روزہ کا حکم بتایا ہے ساتھ ہی ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ'' ''تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو'' فرما کر یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ اسلامی روزہ صرف فاقہ کشی کا نام نہیں بلکہ اس میں پرہیزگاری او رتقویٰ کی روح ہوتی ہے دوسرے الفاظ میں روزہ اس کا سبب ہوتا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے اپنے ضمیر میں ایک ایسی حالت اور کیفیت پیدا کر سکے جس کے بعد اس کو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت ہونے لگے۔ روزہ میں جہاں اور بڑے فائدے ہیں وہاں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ آپس کی محبت اور باہمی ہمدردی کے جذبہ میں بے پناہ اضافہ کر دیتا ہے اور اگر یہ جذبہ نہیں ہے تو اسے پیدا کر دیتا ہے۔

یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ جب تک کسی پر خود مصیبت اور تکلیف نہیں آتی اس وقت تک اسے دوسروں کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اسی لئے جب کوئی روزہ رکھتا ہے تو اس کے دل میں ان بھوکوں کا بھی خیال آ ہی جاتا ہے جو زندگی کی سہولتوں سے محروم ہیں اور جو فقر و فاقہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس طرح روزہ اس شعور اور احساس کو جگاتا ہے اور دکھی انسانیت سے ہمدردی کے جذبہ کو پیدا کرتا ہے۔

حضرت سرور کائناتؐ اپنے ایک مشہور خطبہ میں فرماتے ہیں: یہ مہینہ رحمتوں اور برکتوں کا ہے۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اس میں غریبوں اور ناداروں کی مدد کریں۔ بڑوں کا ادب کریں، چھوٹوں پر نگاہ کرم وعنایت رکھیں، اپنی زبانوں کو برے کلام اور خراب گفتگو سے محفوظ رکھیں، کانوں اور آنکھوں کو گناہ سے بچائیں، یتیموں پر رحم کریں اور اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کریں۔ اس کے بعد ارشاد ہوا: جو شخص کسی دوسرے مومن کا روزہ افطار کراتا ہے خدا اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کی: حضورؐ! ہم میں بہت سے ایسے غریب اور مفلس لوگ ہیں جو اس قدر قدرت نہیں رکھتے کہ دوسروں کے لئے افطاری کا اچھا سامان کر سکیں۔ آپ نے فرمایا: ''وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ'' اگر تم روزہ دار کو افطار کے لئے کھجور کا صرف ایک ٹکڑا ہی دے دو یا پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دو جب بھی تمہیں یہی ثواب ملے گا کیونکہ ثواب تو دل کی نیت اور خلوص پر دیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس مہینہ میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور حسن اخلاق کا برتاؤ کرتا ہے

اس کے قدم پل صراط پر قیامت کے دن ڈگمگائیں گے نہیں اور وہ آسانی کے ساتھ اس پر سے گذر جائے گا۔

درحقیقت پورے سال میں یہی ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور عمل کی تربیت حاصل کرنے کا بہترین موقع ملتا ہے۔ روزہ کا اصلی مقصد انسان کی جسمانی اور روحانی اصلاح ہے۔ اس کے لئے ہمیں اس مقدس اور متبرک مہینہ میں دو بڑے ذریعہ عطا کئے گئے ہیں۔ ایک قرآن کریم دوسرے یہی روزہ۔ روزہ ہماری روح کو بیدار کرتا ہے، ہمارے مردہ شعور میں حیات تازہ بخشتا ہے اور ہمیں اس قابل بنا دیتا ہے کہ ہم قرآن پاک کی ہدایت سے فائدہ اٹھا سکیں، اس کے نور سے اپنے دل ودماغ کی تاریکیوں اور ضمیر کے اندھیروں کو مٹا کر اپنی زندگی میں غیر فانی تابناکیاں اجاگر کرسکیں، اپنے کردار کو دین مصطفویؐ کے نظام پر ڈھالنے کی سعی کریں اور اپنے بے حس ادراک کو اخوت وہمدردی اور رحم وکرم کی امنگوں سے سرشار کرسکیں۔ روزہ رکھنے سے انسان میں جو صبر وشکر اور برداشت کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ وہ زندگی کی ہر راہ پر کام آتی ہے۔ غرض روزہ تربیت ہے۔ مصیبتوں پر صبر کرنے کی! بھوک اور پیاس کی برداشت کرنے کی اور ایک کو دوسرے کے دکھ درد کا احساس دلانے کی! امن وآرام سے زندگی بسر کرنے والے شہری ہوں یا میدان جنگ کے بہادر سپاہی، روزہ ہر مسلمان کو دوسرے کی مصیبت، بھوک اور پیاس کی تکلیف کا احساس دلاتا ہے اور اس میں قربانی اور باہمی ہمدردی کی وہ امنگ پیدا کر دیتا ہے جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں ہوسکتی۔ وہ تقدس اور پاکیزگی کی ایک ایسی کیفیت پیدا کرتا ہے جو روزہ دار کے پورے شعور پر چھا جاتی ہے اور سحر کی ابتدائی اجالے سے لے کر شام کے اندھیرے تک بندہ اور اس کے اللہ میں ایک عجیب سا ربط ہوجاتا ہے جو کسی اور طرح ممکن نہیں ہوتا۔

بلاشبہ روزہ کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھیں۔ اس روزہ میں ہرگز اسلامی روح نہ ہوگی جس میں گناہوں سے پرہیز نہ ہو، وہ لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو اس مقدس مہینہ میں اس کی عظیم برکتوں سے صرف محروم ہی نہیں رہا کرتے بلکہ اپنے ضمیر کو اور زیادہ پستی اور تاریکی میں پہنچا دیتے ہیں۔ ملاوٹ کرنا، ناجائز نفع لینا، جھوٹ بولنا، چوری کرنا، دوسرے کو زبان یا ہاتھ سے اذیت دینا، بدکاریاں کرنا، فریب اور دھوکا دینا اور اسی طرح کی دوسری باتیں یوں بھی گناہ ہیں پھر ماہ رمضان میں ان گناہوں کی شدت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس بنا پر ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ضمیر کو پاک رکھے اور اس مقدس مہینہ کی عظمت کا پورا لحاظ رکھے۔

زمانہ کے انقلابات روزانہ ہمارے لئے عبرت کا سامان لاتے رہتے ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ کبھی ہم بھی دوسروں کے لئے عبرت بن جائیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس اللہ کے غضب اور قہر سے ڈریں جو ہماری بداعمالیوں سے پوری طرح واقف اور باخبر ہے اس سے ہماری کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ آج کے مصائب اور آفتیں آخری نہیں ہیں وہ کل بھی آسکتی ہیں۔ حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی

طالبؑ نے فرمایا ہے: ''اللہ سے جنگ نہ کرو کیونکہ تم نہ تو اس کے قہر وغضب کا مقابلہ کر سکتے ہو اور نہ اس کی رحمت سے بے نیاز ہو سکتے ہو۔ حضرت علیؑ کے اس ارشاد میں کتنی گہرائی ہے! بے شک ضعیف اور بے بس انسان خدا سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس کے لئے بس یہی ایک راستہ ہے کہ وہ ہر فرمان خداوندی کے سامنے سر تسلیم جھکا دے وہ اگر اللہ کو چھوڑ کر جانا چاہے گا تو اس کی خدائی سے نکل کر کدھر جائے گا!

ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اُٹھائے اور خدا کے سامنے اپنے فرد عمل کو صحیح کرے۔ اس میں وہ جس قدر رحمت الٰہی سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے دوسرے زمانہ میں نہیں اُٹھا سکتا جب تک پھر یہی مبارک مہینہ نہ آجائے اس عظیم مہینہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شب قدر بھی ہے۔ یہ وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا اور رسول اکرمؐ کے ذریعہ سے ساری انسانیت کو وہ الٰہی قانون حاصل ہوا جو قیامت تک کے لئے آخری ہے۔ اللہ نے شب قدر کو ایسے ایک ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر کیا ہے جن میں کوئی شب قدر موجود نہ ہو۔ اس بات میں بہت سے قول ہیں کہ شب قدر کون سی رات ہے؟ اور کس مہینہ کی رات ہے؟ مگر زیادہ تر محدثین و مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ مبارک رات رمضان ہی میں ہے اور خدا کے اس ارشاد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ قرآن کو ماہ رمضان میں نازل کیا گیا ہے:

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ''

(البقرہ:۱۰۵)

دوسری جگہ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ:

''اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ''　　(القدر:۱)

یعنی ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ جب ان دونوں آیتوں کے مفہوم کو ملا کر دیکھا جاتا ہے تو یہ بات صاف طریقہ پر سمجھ میں آجاتی ہے کہ شب قدر رمضان ہی میں ہے۔

اس مسئلہ میں بھی کئی قول ہیں کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کی کس رات کا نام ہے مگر زیادہ تر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ یہ رات رمضان کے آخری دس دنوں میں ہے اور یہ اکائی کی رات ہے یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں راتوں میں سے کوئی ایک رات مراد ہے۔

غرض اصلی شب قدر کو ان راتوں میں پوشیدہ کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ اس رات کی عظیم فضیلت اور ثواب کو حاصل کرنے کے لئے ہر شب میں عبادت کرتے رہیں اور زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ ایک حدیث میں سرور دو عالمؐ نے فرمایا ہے: جو شخص شب قدر میں ایمانداری اور خلوص نیت کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا ہے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ لوگ اطمینان سے گناہ کرتے رہیں اور یہ سمجھ لیں کہ جب شب قدر آئے گی تو سب گناہ بخشوا لیں گے۔ درحقیقت گناہ صرف ان لوگوں کے بخشے جائیں گے جو اپنے گناہوں پر دل سے نادم اور پشیمان ہوں اور یہ طے کر لیں کہ آئندہ کوئی گناہ نہ کریں گے۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو اس عظیم رات کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اپنے فرماں بردار بندوں میں شمار کر لے۔

☆☆☆